رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۲ | مورخہ ۲۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح موقت خدا کے فضل و کرم سے بخیریت اپنے اشغال اولوالعزمانہ میں مشغول ہیں ۔

(۲) خاندان رسالت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔

(۳) روحانی چشمہ سے سیراب ہونیوالے برادران ہر روز قادیان کی بابرکت سرزمین میں آتے اور اپنی تشنہ کامی کا علاج کرتے ہیں خدا تعالیٰ ہر ایک انسان کو اس کی توفیق دے ۔

(۴) انجمن مبلغین کے دو فریق مظفر و منصور کے نام سے بنائے گئے تاکہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں تیاری کر کے مضامین پر بولنے کی مشق کیا کریں۔ جمعہ گذشتہ کو دونوں پارٹیوں میں باقاعدہ مناظرہ ہوا۔ جس میں مظفر پارٹی کامیاب ہوئی ۔

عید اضحٰی کس روز ہوگی اس سوال کو حل کرنے کے لئے ہمارے احباب اطلاع دیں کہ انکے شہر یا مقام

تازہ خبریں

ٹرکی کا انکار۔ برطانیہ نے جو ٹرکی سے یہ کہا تھا کہ گوبن اور برسلا کے جرمن عملہ کو علیحدہ کر دیا جاوے۔ ٹرکی نے بالآخر اس درخواست کو ماننے سے صاف انکار کر دیا ۔

آسٹرویوں نے دریا سان سے عبور کرنے کی ناکام کوششیں کیں۔ پرزی مسل کے جنوب میں لڑائی جاری ہے۔ جس کی صورت روسیوں کے حق میں موافق ہے۔ آسٹروی فوجیوں کی تعداد کثیر کو اسیر بنا رہے ہیں۔ ایک سالم پلٹن افسروں اور مترالیوز توپوں سمیت مطیع ہو گئی ہے۔ سٹرل آسٹروی قصبہ لمبرگ سے ۷۰ میل بجانب جنوب۔

جرمن جزائر کی تسخیر۔ (لنڈن ۲۰۔ اکتوبر) ٹوکیو کا تار جاپانی بحری فوج نے جنگی مقاصد کیلئے جرمنوں کے جزائر میرین مارشل دکارولین پر قبضہ کر لیا ہے ۔

انگریزی سٹیمر غرق۔ ناروے کے ساحل سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک جرمن غوطہ خور کشتی نے انگریزی سٹیمر گلٹرا کو غرق کر دیا۔ جرمن پستول ہاتھوں میں لئے سٹیمر پر آئے اور اسے اپنا جھنڈا نیچے گرا دینے کا حکم دیا۔ جرمن افسر نے پھریرے کو پھاڑ کر قدموں تلے روندا۔ سٹیمر کے عملہ کو کشتیوں پر سوار کر دیا گیا ۔

جرمن غوطہ خور۔ (لنڈن ۲۱۔ اکتوبر) جب دو انگریزی اگنبوٹ ساحل کی جرمن باتریوں ۱۹ کی صبح کو گولہ باری کر رہے تھے۔ تو جرمن غوطہ خوروں نے حملہ ان پر حملہ کیا۔ دو اور سے ڈسٹرائروں کا ایک دستہ اور ایک اور جہاز اگنبوٹوں کی مدد کو آگیا اور جرمن غوطہ خور کشتیاں نقصان کے ساتھ پسپا کر دی گئیں۔ اگنبوٹ ابھی ان باتریوں پر گولہ باری کر رہے ہیں ۔

جرمن جہاز بیکار۔ (لنڈن ۲۰۔ اکتوبر) ٹوکیو کا تار۔ سرکاری بیان ہے کہ جرمن ڈسٹرائر نمبر ایس ۹۰ رات کی تاریکی میں سنگاؤ سے نکل بھاگا مگر کیا شاؤ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر چڑھا ہوا پایا گیا ۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و ہیڈ سٹریوں کے لئے شائع ہوا ۔

جنگِ یورپ

جاپانی تحائف - ۲۰ - اکتوبر - جاپان کے ولیعہد نے انگریزی سپاہ کو جو سنگٹاؤ میں جاپانی سپاہ کے ہمراہ جرمنوں سے لڑ رہی ہے حوصلہ افزا پیغام اور ساتھ ہی شراب کا تحفہ بھیجا ہے *

خلیج کیاچو میں ایک جاپانی کروزر کی غرقابی - لنڈن ۱۹ - اکتوبر ٹوکیو میں سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ "ٹکاچو" نامی جاپانی کروزر خلیج کیاچو میں سنیچر کی رات کو ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرقاب ہو گیا ہے مگر اس کا ایک افسر اور نو آدمی بچائے گئے ہیں *

مزید خبر - کیاچو کی غرقابی کے دوران میں ۲۷۴ آدمی غرق ہوئے یہ تین ہزار ٹن کا کروزر تھا اور چین و جاپان کی جنگ میں اس سے کام لیا گیا تھا *

بلفورٹ پر گولہ باری کرنے کا ارادہ - امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ جرمنوں نے ہاؤٹزر قسم کی محاصر توپیں بلفورٹ کے مشرق میں (جو واسجز میں واقع ہے) نصب کی ہیں *

بحیرہ ایڈریاٹک میں آسٹریا و فرانس کی جھڑپ - سٹینجی کا ایک تار مظہر ہے کہ کٹارو (بحیرہ ایڈریاٹک) کی دو آسٹروی آب دوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑہ پر حملہ کیا جو ساحل ڈلیشیا کے سامنے گشت لگا رہا تھا کروزر والڈک رسو نے ایک آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔ اسکے بعد بیڑے نے کٹارو پر گولہ باری کی۔ آسٹریا کے ایک ہوائی جہاز نے فرانس کے ان جنگی جہازوں پر جو انیٹوری کے سامنے بار برداری کے جہازوں کی حفاظت کر رہے تھے گولے پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا *

بحر شمالی کی جنگ - بحر شمالی کی جنگ میں صرف تباہ کن کشتی لائل ہی کو نقصان پہنچا ہے۔ پچھلے حصہ میں اُسے گولہ لگا اور جہاز کے اندرونی حصہ میں گھس گیا۔ ایک اور گولہ جو تیق پر گرا توپ چلانیوالے لفٹنٹ کے پاؤں کو اڑا لے گیا *

جرمن بحری ہسپتال - (لنڈن ۲۰ - اکتوبر) ایک برطانوی کروزر ایک جرمنی بحری ہسپتال کو گرفتار کر کے یارموتھ میں لایا جس پر ہوائی پیغام رسانی کے آلات نصب تھے ان آلات کو بیکار کر دیا گیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ جہاز کو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرایا جائیگا *

قیصر ولیم کے تخت کا خواہاں (لنڈن ۲۰ - اکتوبر) واشنگٹن کے سفارتی حلقوں میں بیان کیا گیا ہے کہ قیصر جرمنی نے غیر جانبدار حکومتوں سے پوچھا ہے کہ آیا وہ اسے بلجیم کا بادشاہ تسلیم کرینگے ؟

جرمن پسپائی - (لنڈن ۲۰ - اکتوبر) رات کے گیارہ بجے پیرس میں جو سرکاری اطلاع شائع کی گئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں نے بلجیم میں نیوپورٹ اور ڈکس موڈ کے مابین جو حملے کئے۔ انہیں بلجی سپاہ نے پسپا کر دیا۔ ایرس اور راشے (فرانس) کے مابین ہم کسی قدر آگے بڑھے ہیں ہماری سپاہ بعض مقامات پر دشمن کے خاردار جنگلوں تک پہنچ گئی۔ سینٹ میل کے نواح میں دریائے میوز کے دائیں کنارے پر ہم کسی قدر آگے بڑھے ہیں۔ محاذ کے باقی حصہ میں کوئی اہم واقعہ ظہور میں نہیں آیا *

جدید بحری تمغہ - (۱۹ - اکتوبر) شہنشاہ معظم نے بحری فوج کے لئے بھی ممتاز خدمات کا نشان بنایا جانا منظور فرما لیا ہے *

جرمن نقصان - (۱۹ - اکتوبر) جرمنی سرکاری طور پر اپنے چار ڈسٹرائروں کا غرق ہونا تسلیم کر کے ان کے نمبر ایس ۱۱۵ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - بتاتی ہے۔ ڈچ جہاز تورڈوم جس کی بحر شمالی میں سرنگ سے ٹکر ہوئی تھی۔ اپنے ملک کے بندر ماس لوس میں پہنچ گیا ہے اس کے پتوار اور خرپ کو خفیف نقصان پہنچا تھا

امریکن تیاری (۱۹ - اکتوبر) صوبجات متحدہ امریکہ کی مجلس اعیان نے قانون پاس کیا ہے کہ مصارف جنگ کیلئے مزید محاصل لگا کر ۳۲ کروڑ سالانہ زائد حاصل کئے جائیں یہ قانون اب مجلس ممبران میں پیش ہوگا۔ غالباً منشیات۔ تمسکات اور سامان آسایش پر بھی زائد محصول لگایا جائیگا *

فرانسیسی فتح کی خبر - پاؤنیر کو ولایت سے خبر ملی ہے کہ فرانسیسیوں کی ایک بڑی فتح کی خبر لنڈن میں موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے جرمنی کی ۴۰ توپیں بھی حاصل کیں *

رُوسی فتح کی خبر - آسٹریائی اور جرمن لشکروں کو روسیوں نے شکست دی اور وہ کیلس کی طرف بھاگ رہے ہیں اور سپاہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی ہے ایک ہزار قیدی ۴۲ جرمن توپیں ہاتھ لگیں *

ہنگری کا الزام آسٹریا کو - ستر ہزار بھگوڑوں کے آنے سے ہنگری والے آسٹریا کو الزام دیتے ہیں کہ اس نے ہنگری سرحد کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں کیا۔

بحیرہ بالٹک میں روسی بحری بم - پٹروگریڈ سے خبر آئی ہے کہ خلیج فنلینڈ کے دہانہ پر جرمن آب دوز کشتیوں کی آمد ورفت کے خوف سے گورنمنٹ روس نے بحری بم لگا دئے جو خلیج اگجسے لیکر جزیرہ او ای لینڈ تک لگائے گئے *

ہندوستان *

اڈمن پھر آیا - پانچ جہاز غرق - دو اسیر ایک رہا -

کولمبو ۲۱ - اکتوبر - اڈمن نے جزیرہ منی کوئی سے ۱۲۰ میل بجانب مشرق پانچ سٹیمر غرق کر دیئے ہیں پہلے بھی اسی موقعہ پر اڈمن نے جہاز غرق کئے تھے۔ تین جہاز برٹش انڈیا کمپنی کے تھے وہ پہلی مرتبہ سفر پہ نکلے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) چلکانا وزن ۶ ہزار ٹن یہ مسافری جہاز تھا (۲) بن موہر وزنی ۴۸۰۶ ٹن (۳) ٹرولس چوتھا جہاز وزنی ۴۵۴۳ کوئلہ بردار اکسفورڈ نامی ہے اس پر کوئلہ کی پوری مقدار بار تھی۔ اسے غرق نہ کیا گیا بلکہ پکڑ لیا گیا پانچواں وچھٹا جہاز کا بن گرانٹ وزنی ۳۹۴۸ ٹن و بن ریول غرق کئے گئے۔ ساتواں جہاز بھی کوئلہ بردار مسمی بوریسک ہے جسے گرفتار کیا گیا۔ گرانٹ کے عملہ میں ۱۳ یورپین بھی ہیں۔ اس پر حضور گورنر مدراس کے نام ۳۰ ہزار روپیہ مالیت کا ایک پارسل باتصویر کتب اور نمونوں کا بھی بار تھا اور ایک ہزار روکی کے تھے۔ ٹرولس پر علاوہ دیگر اسباب ۳۲۰ ٹن چاء تھی اس وجہ سے کولمبو سے جہازوں کی روانگی پھر ملتوی ہو گئی ہے مگر حکام کا بیان ہے کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر بحری راستے پھر کھل جائینگے (کوچین کا تار مورخہ ۲۱ - اکتوبر) جہاز اگبرٹ مندرجہ بالا سات سٹیمروں کے ۳۲۵ اہل عملہ اور ۲۲ مسافر لیکر ۲۰ اکتوبر کو یہاں پہنچا۔ اڈمن نے یہ کارروائی ۱۵ ر - ۱۹ اکتوبر کے مابین نواح منی کوئی میں کی۔ اگبرٹ پکڑا جا کر ۱۹ ر کو شام کے چھ بجے مع اپنے عملہ کے آزاد کر دیا گیا باقی جہاز غرق کر دیئے گئے۔ اڈمن ۸ بجے تک اگبرٹ کے ہمراہ کوچین کی طرف آیا۔ غرق شدہ جہازوں کے عملے گورنمنٹ کی نگرانی میں اُتارے گئے۔ اڈمن جس کا کپتان نہایت خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ کچھ چینی اور ۲ یورپین کو ساتھ لے گیا (کوچین جنوبی ہندوستان کے مغربی ساحل پر کالی کٹ سے نیچے مشہور بندرگاہ ہے۔ جزیرہ منی کوئی وہاں سے تقریباً اڑھائی سو میل بجانب غرب ہے) اڈمن اب تک پندرہ جہاز غرق کر چکا ہے جن کی مجموعی مالیت مع اسباب تین کروڑ روپیہ اندازہ لگائی گئی ہے کلکتہ میں صورت حال اصلی رنگ پر آتی جا رہی تھی مگر دیکھئے اس تازہ واقعہ کا کیا اثر پڑتا ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

صدقات امام کے پاس جمع ہونے چاہئیں

یہ ہمارے مذہب کی صداقت کا نشان ہے کہ مہذب دنیا سالہا سال کے تجربوں اور مشوروں کے بعد جو بات اپنے لئے مفید سمجھ کر رائج کرتی ہے وہ اسلام میں پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے از انجملہ ایک مسئلہ صدقات کا بھی ہے۔ چندوں کے متعلق اسلام کا حکم ہے کہ وہ امام کے پاس جمع ہوں اور پھر وہ مستحقین کو تقسیم کرے اس سے فائدہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا کوئی فرد خواہ کیسا ہی محتاج ہو مگر وہ اپنے ہم جنسوں کی نظر میں ذلیل نہیں ہونے پاتا کیونکہ وہ براہ راست اپنے دولتمند بھائی سے خرچ نہیں لیتا بلکہ اُسے قومی فنڈ سے ملتا ہے جب سے اسلامیوں نے اس طریق کو چھوڑا۔ انکے علماء ذلیل ہو گئے اور وہ حق کہنے بلکہ حق پر قائم رہنے سے رک گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے نان و خورش کے لئے اسی بستی کے رؤساء کے محتاج ہیں تو انہیں امر بالمعروف نہی عن المنکر کیونکر کر سکتے ہیں بلکہ ان کا مذہب تو وہی ہوگا جو ان لوگوں کا ہے جن سے وہ اپنا نان و نفقہ حاصل کرتے ہیں پس اسلامیوں کے تنزل کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں صدقات کا کوئی انتظام نہیں۔ ہزاروں غیر مستحقین ہیں جو مفت میں مال اُڑاتے ہیں اور لاکھوں مستحق ہیں جنھیں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایک زکوٰۃ کا انتظام ہی اگر باقاعدہ ہو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر مسلمان بھی ایک لحاظ سے مجبور ہیں یعنی ان کا کوئی مفترض الاطاعۃ امام نہیں۔ پس وہ جمع کریں تو کس کے پاس۔ لیکن الحمد للہ کہ احمدی جماعت اپنی امتیازی شان کے موجود ہے۔ ان کا مذہب صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح یہی ہے کہ بغیر **امام** کے جماعت جماعت ہی نہیں بنتی وکرھوا ان یکونوا بغیر جماعۃ۔ کم از کم انہیں تو صدقہ کا انتظام ایسا اعلیٰ ہونا چاہیئے کہ دوسری تمام قوموں کیلئے نظیر ہو ان کے جسقدر علماء و فضلاء اور واعظ ہیں وہ اللہ کیلئے کام کرنیوالے ہوں اور بوجہ دینی مصروفیت کے اگر وہ وجہ معاش کے حصول کیلئے کام نہیں کر سکتے۔ تو وہ مرکزی فنڈ سے اپنے امام کی معرفت تنخواہ پائیں۔ اور براہ راست ان لوگوں کے زیر بار احسان نہ ہوں جنہیں وہ کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں چندوں کی تحریک کرتا ہے۔ ساتھ ہی اپنے آپ کو غنی و حمید فرماتا ہے تاکہ دینے والے کے دل میں کسی قسم کا غرور یا کسی پر احسان جتلانے کا خیال نہ پیدا ہو۔ اور پھر صدقات قبول فرما کر محتاجوں پر امام کی معرفت خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ وہ حصہ جو محتاج ہے وہ بھی اپنے ہم جنسوں میں ذلیل نہ سمجھا جاوے بلکہ وہ اپنی شان غیوری کو قائم رکھ سکے۔ افسوس کی بات ہے کہ یہ زرّین اصل ہماری کتاب میں موجود۔ اور اس پر عمل کر رہی ہیں تو پادریوں کے مشن۔ اس وقت جس قدر بھی قومیں ترقی کر رہی ہیں۔ انکے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی اسلامی اصل ہے اور جسقدر بھی مسلمان تنزل پا رہے ہیں وہ کسی نہ کسی اسلامی حکم کو چھوڑنے کی وجہ سے اور یہی اس دین کے دین حق اور دین قیم ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ صدقات کے متعلق جو ہدایات قرآن مجید نے دی ہیں۔ دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اور دنیا کی کسی الہامی کہلانیوالی کتاب میں نہیں یہ بھی بتا دیا کہ کیا خرچ کریں۔ یعنی زائد از حاجت اصلیہ دین۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ کس قسم کا مال ہو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ انفقوا من طیّبات ما کسبتم و ممّا اخرجنا لکم من الارض اپنی پاک کمائی سے پاک مال دو یہ نہیں کہ رشوت لی اور پھر اس میں سے کچھ حصہ خدا کے نام پر دیدیا اور سمجھے کہ بڑا ثواب حاصل کیا۔ چوری کی۔ اور مال کا کچھ حصہ غرباء اور مساکین کو دیکر اپنے آپ کو نجات یافتہ خیال کیا۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ جو مال دو وہ ردّی نہ ہو جو ایسا ہو کہ اگر تم کو دیا جاتا تو تم خوش دلی سے نہ لیتے (ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم بآخذیہ الا ان تغمضوا فیہ) بیشک برا مال کسی گرے پڑے یا سائل کو کچھ نہ کچھ دیدینے سے ثواب تو حاصل ہو جائیگا۔ مگر تمہارے ذمہ سے فرض جبھی ادا ہوگا کہ تم محنت سے کمائے ہوئے پاک مال سے عمدہ اور ستھرا حصہ الگ کرو گے۔ پھر صدقات کے متعلق ہدایت فرمائی ہے کہ کبھی احسان نہ جتلاؤ اور یہ دعوے نہ کرو کہ ہم نے اتنا مال خدا کی راہ میں خرچ کیا ہے کیونکہ جس کیلئے تم نے یہ مال خرچ کیا وہ تو خوب جانتا ہے اور اس کا اجر دینے پر بھی قادر ہے۔ پس پھر ریاء الناس کا کیا فائدہ ہے نہ تو مال دیتے وقت ریاء کی ضرورت ہے اور نہ بعد میں کسی وقت ایسا کرنے سے فائدہ نہیں کیونکہ تمہارا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ پس لوگوں کو اپنی زبان یا اپنے طرز عمل سے دکھ دینا بھی منع ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک چکنے پتھر پر مٹی ہو۔ اور اُوپر سے مینہ جو برسے تو اُسی بھی بہا لیجائے۔ اور پھر وہاں کچھ پیدا وار ہونے کی جو امید بھی ہو سکتی تھی وہ بھی منقطع ہو جائے۔ اگر تمہارے پاس مال نہیں تو اور طاقتیں جو خدا نے تمہیں دی ہیں۔ انہیں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ کئی لوگ یہ کہتے سُنے جاتے ہیں کہ ہمارے پاس ہے ہی کچھ نہیں دیں کیا۔ اگر وہ غور کریں تو ان کے پاس خدا کا دیا بہت کچھ ہے اور وہ اُسی دئے ہوئے میں سے خرچ کر کے اپنے لئے بیش از بیش سعادت حاصل کر سکتے ہیں یہ کبھی گمان نہ کرو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے انسان فقیر ہو جاتا ہے یہ شیطانی خیال ہے۔ خدا کی راہ میں اسکے حکم کے مطابق خرچ کرنے سے کوئی محتاج نہیں ہو گیا بلکہ جو اخلاص سے ایک حبہ بھی خرچ کرتا ہے وہ سات سو گنا زیادہ پاتا ہے ہزاروں تاریخی مثالیں موجود ہیں اور صحابہ کرام کی نظیر تو کسی مسلمان کو بھی بھول نہیں سکتی مکہ کی کتنی زمین تھی جو حضرت ابوبکرؓ نے چھوڑی۔ پھر اس کے عوض کتنی سرزمین کی سلطنت پائی۔ سچ ہے۔ الشیطٰن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلاً واللہ واسع علیم۔ پس احمدی جماعت انفاق فی سبیل اللہ سے کبھی گھبرائے نہیں اور نہ اُسے چٹی سمجھے بلکہ یہی سمجھا کرتے ہیں کہ اس میں کبھی خسارہ نہیں۔ مبارک ہیں وہ جو روشن ہدایات قرآنی کے ماتحت انفاق کرتے ہیں اور پھر یہ تمام مال اپنے امام کے حضور جمع کرتے ہیں تاکہ ایک طرف ان کی جماعت دنیا میں ممتاز و مکرم رہے اور ان کا کوئی فرد ذلیل نہ ہو اور دوسری طرف وہ بہت سی دعاؤں کا سامان کر کے اپنا تزکیۂ نفوس چاہتے ہیں۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا کا ارشاد حق ہے۔ اور رسُول کے بعد اس کے خلفاء اسپر عامل ہیں۔ اپنے مال کی تطہیر اپنے نفوس کا تزکیہ چاہتے ہو۔ تو انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ بڑھ کر حصہ لو۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ٭

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

تصدیق المسیح

مسئلہ بروز اور تناسخ
نمبر ۲

ازمیاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"مردم نااہل گویندم کہ چوں عیسیٰ شدی
بشنو از من ایں جواب شاں کہ اے قوم حسود
چوں شمارا شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا ایں مراکرد است از بہر یہود
ورنہ از روئے حقیقت تخم ایشاں نیستند
نیز ہم من ابن مریم نیستم اندر وجود"

پس یہ اشعار بروز کی ہیئت پر پوری روشنی ڈالتے ہیں یہ محض الزام ہے کہ ہم رجعت حقیقی کے قائل ہیں یعنی یہ کہ کوئی مردہ پھر اس دنیا میں اپنے وجود کے ساتھ آوے یا یہ کہ کسی فوت شدہ کی روح کسی دوسرے انسان کے جسم میں حلول کرے۔ ہاں ہم خدا تعالیٰ کے ارشاد اور وعدہ کے مطابق جس پر سب کتابیں اور سب نبی متفق ہیں۔ رجعت بروزی کے قائل ہیں۔ یعنی یہ کہ ایک شخص جب کسی پہلے گذرے ہوئے سے اتم اور اکمل مشابہت پیدا کرے اور ظہور بیّن صفات کی وجہ سے اس کا نام بھی وہی رکھا جاوے۔ جو اس پہلے گذرے ہوئے انسان کا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں ایسا کمال اپنے اندر پیدا کرے کہ روحانیت کے تعلقات کی رو سے یہ کہا جاوے۔ کہ گویا وہی آگیا پس اس کو دوسرے لفظوں میں ہم رجعت بروزی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جس طرح ایک کتاب جب ہر ایک پہلو سے اپنے اندر قرآن کی صفات رکھتی ہو۔ اور وہی طرز عبادت وہی مضمون وہی نظم وہی ترتیب پاوے۔ تو اس کو ہم خود عکسی قرآن کہہ سکتے ہیں۔ لیکن تاہم کسی کتاب کو عکسی قرآن کہنے سے ہمارا ہرگز یہ منشاء نہیں ہوتا کہ قرآن کے صفات یا مضمون اُڑ کر عکسی قرآن میں جا گھسے ہیں اور قبل قرآن کی کاپی اب کالعدم ہوگئی ہے نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وجودی لحاظ سے عکسی قرآن اور قبل قرآن سے بالکل الگ ہے۔ اور دونوں کے وجود اپنے اندر آپ قائم ہیں۔ لیکن بوجہ اتم اور اکمل مشابہت اور ظہور صفات بیّنہ قرآنیہ کے عکسی قرآن کو ویسی ہی حیثیت دی جاتی ہے جیسی کہ اصل قرآن کو جس کا کہ وہ عکس ہے۔ پس اسی طرح ہم لوگ مانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود بوجہ اتم اور اکمل مشابہت رکھنے کے اور باعتبار ظہور بیّن صفات محمدیہ و عیسویہ کے، محمد اور احمد اور عیسیٰ ہیں۔ اور بوجہ کثرت مکالمات و مخاطبات اور کثرت اظہار امور غیبیہ کے نبی اور رسول ہیں۔ پس یہ کس قدر ظلم ہے کہ ہماری ایسات کو تناسخ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ گویا ہم مانتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے باہر تشریف لاکر قادیان میں رونق افروز ہوئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے چولہ بدلا ہے یا یہ کہ انجناب کی روح مبارک مرزا صاحب کے جسم میں حلول کر گئی ہے۔ حاشا و کلا۔ ایسا ماننا ہمارے نزدیک بالاتفاق کفر ہے۔ پس یہ محض افترا ہے۔ جس کا جواب سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور ہمارے پاس کچھ نہیں۔

چراغ کی مثال سے بھی بروز کی حقیقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ چراغ والا اندر اندھیرے میں چلا جاوے تو یک دم سب مکان جگمگا اُٹھتا ہے۔ پھر ایک کو اس کی طرف رغبت ہو جاتی ہے۔ پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں۔ اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے نبی کریم کو سراجاً منیرا فرمایا۔ آفتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو۔ پس جس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا اور نہ پہلے چراغ کا وجود کالعدم ہو جاتا ہے۔ سو یہی مفہوم بروز کا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی مورد بروز شخص صاحب بروز کے فیض سے پروردہ ہوتا ہے۔ اور اسی کے چراغ سے روشنی پاتا ہے۔ لیکن تناسخ میں ہرگز ہرگز یہ بات نہیں۔ تناسخ میں جب ایک روح دوسری شکل میں ظہور کرتی ہے تو اس روح کی پہلی حقیقت کالعدم مانی جاتی ہے یعنی دوسری شکل کے وقت میں وہ روح ہرگز پہلی شکل سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن بروز کا مفہوم بالکل اسکے برخلاف ہے۔ کاش اگر کوئی سمجھے۔

نادان لوگ جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے، وہ صرف حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی انتظار میں ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہمیں اپنی کلام قرآن مجید میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی بھی بشارت دیتا ہے۔ جس پر نص صریح آیت کریمہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ دلالت کر رہی ہے اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی آخرین منہم کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد رسول اللہ جو آخرین میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی اضافہ کریگا۔ جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں اضافہ کرتا تھا۔ پس یہ آیت کریمہ قطعی طور پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کی نسبت بشارت دے رہی ہے۔ کیونکہ اضافہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور امر بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے۔ اس لئے لازم ٹھہرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ دنیا میں آویں تا وعدہ الٰہی پورا ہو۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا۔ وآخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا۔ وآخرین منہم۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہ کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا منہم کے لفظ کا مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آخرین میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جاوے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونیوالے ہوں۔ اور جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تک نہیں۔ پس آیت کریمہ صاف اور صریح اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اور یقیناً پھر دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور اس میں انکار کی گنجائش نہیں۔ اور نیز آثار میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے ہزار میں مبعوث ہونگے۔ حالانکہ آنجناب کی بعثت قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی۔ پس شک نہیں کہ یہ اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف دوبارہ آنے کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ یہ فرض تھا کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ عام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مباحثہ مونگھیر

آریوں کی دوسری ناکامیابی اور اسلام کی نمایاں فتح

یعنی

مولوی حکیم خلیل احمد صاحب احمدی و پنڈت ست دیو غلام حیدر صاحب کا مباحثہ

ناظرین الفضل! کوئی تین مہینے کا عرصہ ہوتا ہے۔ آپ نے مونگھیر میں آریوں کی شکست کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا ہوگا۔ اور آپنے واقفیت حاصل کی ہوگی کہ کس طرح اسلام کے مقرر مکرمی جناب حکیم خلیل احمد صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مونگھیر کو آریوں کے بالمقابل ایک بین فتح حاصل ہوئی تھی۔ آج میں آپ کو ایک دوسری خوشخبری سُناتا ہوں وہ یہ کہ آریوں نے گذشتہ خفت کو مٹانے کے لئے ابھی ایک مشہور مقرر پنڈت ست دیو کو بلوایا ہے۔ جناب پنڈت صاحب موصوف نے مونگھیر میں کئی دنوں سے اسلام پر وہی بوسیدہ اور پراگندہ اعتراضات کرنا شروع کئے جن کا بارہا جواب بھی مونگھیر میں احمدیوں کی طرف سے دیا جا چکا ہے چنانچہ مکرمی جناب حکیم خلیل احمد صاحب بتاریخ ۶ ماہ رواں کی شب کو آریوں کی سبھا میں چند احمدیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جناب پنڈت صاحب موصوف سدہی کے دشنے پر وکھایاں (تقریر) کر رہے تھے۔ آخر تقریر میں جناب پنڈت صاحب نے فرمایا کہ کل کے روز کا جلسہ صرف اس غرض کے لئے ہوگا کہ جس شخص کی خواہش ہو وہ اعتراضات کے جوابات دے اور مجھ پر بھی اعتراضات کرے میں جواب دونگا جناب حکیم صاحب نے پہلے اٹھ کر پنڈت صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں آپ کا نہایت شکرگذار ہوں کہ آپنے نہایت فراخ دلی سے اعتراضات کے جوابات کا موقعہ دیا ہے میں پہلے آپکے ان اعتراضوں کا جواب دونگا۔ جس کو آپنے گذشتہ دنوں کے لیکچروں میں بیان فرمایا ہے۔ میرے پاس اس کے نوٹ ہیں آپ پہلے اس کا موقعہ و اجازت دیں۔ بعدہٗ میں آپ پر اعتراض کرونگا۔ اور آپ بھی مجھ پر جتنے اعتراضات کریں میں جواب کے لئے ہر طرح مستعد و طیار ہوں۔ پنڈت صاحب نے بعد ردوکد کے فرمایا کہ آپ جس طرح چاہیں جواب دیں اور کل چھ بجے شام کو تشریف لائیں۔ دوسرے روز جناب حکیم صاحب معہ چند احباب کے وقت مقررہ سے کچھ دیر قبل تشریف لیگئے۔ چونکہ اس وقت لوگ جمع نہیں ہوئے تھے اور اسٹیج بالکل سُنسان تھا۔ اسلئے حکیم صاحب وہیں پاس ہی ٹہلتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد لوگوں کا ایک اچھا خاصہ مجمع ہو گیا۔ جسمیں ہندوؤں اور مسلمانوں کی تعداد قریب قریب برابر تھی اور حکیم صاحب معہ چند احمدیوں کے پنڈت صاحب کے بالمقابل جا بیٹھے۔ غرضکہ جب ۶ بجکر ۵ منٹ ہوگئے تو پنڈت صاحب نے فرمایا کہ کون ہے جو میرے مقابلے کیلئے تیار ہے حالانکہ حکیم صاحب و پنڈت جی دونوں سے پہلے ہی آنکھیں دو چار ہو گئی تھیں اور حکیم صاحب نے پنڈت جی کی خدمت میں آداب عرض بھی کیا مگر پنڈت جی نہ معلوم کس خوف سے تجاہل عارفانہ کیا یا گذشتہ شب کا وعدہ بھول گئے۔ ابھی حکیم صاحب کھڑے ہی ہونا چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی طرف سے ایک مولوی مفتی عبد اللطیف صاحب جلدی سے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ میں آپکے مدمقابل ہوں۔ حکیم صاحب نے اس موقعہ پر خاموش ہی رہنا مناسب سمجھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ مخالف اسلام کے جواب دینے کی عوض آپس ہی میں جھگڑا چھڑ جائے۔ جناب مفتی صاحب نے خلاف اغراض جلسہ ایسے سوال پیش کئے۔ جن کی وجہ سے ان کے اور پنڈت صاحب کے درمیان بہت تکرار ہوا اور مفتی صاحب موصوف خفا ہو کر چلے آئے مگر حاضرین جلسہ ایسا تکے متمنی معلوم ہوتے تھے کچھ ہنسیں اور مسلمانوں کی نظر مقدمی جناب حکیم صاحب کی طرف تھی چنانچہ حکیم صاحب نے پنڈت جی کو مخاطب کر کے شب گذشتہ کا وعدہ یاد دلایا۔ پنڈت جی نے اور پریسیڈنٹ آریہ سماج نے کہا کہ جناب حکیم صاحب آپ اپنا پریسیڈنٹ مقرر کریں۔ بعدہٗ گفتگو ہوگی۔ خیر مسلمانوں کی طرف سے جناب مولوی عبد اللہ صاحب توکلم پریسیڈنٹ مقرر ہوئے۔ تب تو پنڈت جی نے اپنی شب گذشتہ کے وعدہ سے گریز کرنا چاہا اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ قادیانی ہیں اور قرآن کے منکر ہیں میں آپ سے کس طرح باتیں کروں ناظرین تو اب جاکر پنڈت جی کے دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کی وجہ معلوم ہوئی کیونکہ وہ احمدی پہلوان کے مدمقابل ہونا نہیں چاہتے تھے کیونکہ پنڈت جی ایسا تو خوب جانتے تھے کہ میں احمدیوں سے بازی نہیں لیجا سکونگا تب حکیم صاحب نے کہا کہ میں بیشک احمدی ہوں اور اسبات کو آپ سے زیادہ یہاں لوگ مجھکو جانتے اور پہچانتے ہیں مگر یہ آپکا سراسر اتہام و بہتان ہے کہ آپ مجھ کو قرآن پاک کا منکر بتلاتے ہیں اور حکیم صاحب نے حلفیہ اسبات کا اقرار کیا کہ میں قرآن شریف ہاتھ میں لیکر قسم کھاتا ہوں کہ میں قرآن مجید کو خدائی کتاب یقین کرتا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل اور خاتم النبیین تسلیم کرتا ہوں اور نیز تمام ارکان اسلام پر ایمان رکھتا ہوں۔ اب تو آپکو کوئی عذر نہ ہوگا اسپر پنڈت صاحب نے کہا کہ آپ اسبات کی تصدیق جناب پریسیڈنٹ صاحب سے لکھوا کر مجھ کو دیجئے۔ کہ میں مسیح ناصری کی حیات کا قائل ہوں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتا۔ اسپر جناب مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ جناب پنڈت جی اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ممات پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو آپ الگ اور وقت میں حکیم صاحب سے گفتگو کریں وہ اس کیلئے تیار ہیں آپ صرف دو باتوں میں اس کا جواب دیں کہ آپ اعتراضات کا جواب سننے اور اعتراض کرنے کیلئے تیار ہیں یا نہیں۔ اسپر بھی پنڈت جی آریٰ بلے کرنے لگے تب ہندوؤں اور خود آریہ سماجیوں میں سرگوشیاں ہونے لگی۔ اور لوگوں نے یقین کر لیا کہ پنڈت جی گریز کرنا چاہتے ہیں۔ ان سرگوشیوں کو دیکھ کر آریہ سماج میں سے ایک شخص اُٹھا اور پنڈت جی اور پریسیڈنٹ آریہ سماج کے کانوں میں کچھ کہا۔ جسپر پنڈت جی نے مجبوراً اپنی رضامندی ظاہر کی اور کہا کہ خیر آپ جواب دیں مگر میں بھی آخر میں پانچ منٹ کچھ کہوں گا۔ حکیم صاحب نے اب بحث کو طول دینا پسند نہ کیا۔ اور ہر ایک اعتراض کیلئے آدھ آدھ گھنٹہ کا وقت فریقین کی منظوری سے لیکر کھڑے ہوئے حکیم صاحب نے پنڈت جی کے پہلے اعتراض کہ قرآن شریف میں وحدانیت کی تعلیم نہیں اور قرآن بجائے خدا پرستی کے انسان پرستی کی تعلیم دیتا ہے کا جواب دیا اور قرآن شریف سے آٹھ دلائل پیش کئے۔ اور اسپر نہایت اچھی تقریر کی۔ بعدہٗ ان کے فرمودہ استدلال کی بالوضاحت تردید کی۔ پنڈت صاحب جناب حکیم صاحب کی تقریر کے بعد جو پانچ منٹ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو بجائے تردید کرنے کے کچھ کا کچھ بولنے لگے۔ اور بیان کیا کہ محمد صاحب ڈاکو تھے لوٹیرے تھے وغیرہ وغیرہ۔ غرضکہ اودن کا وقت ختم ہو گیا اور پریسیڈنٹ کے حکم سے بٹھا دیئے گئے۔ اب دس بج چکے تھے۔ پریسیڈنٹ نے مناسب سمجھا کہ جلسہ برخواست کیا جاوے ٭

خاکسار فضل الٰہی محمد قمر الہند احمدی

اطلاع

کھاریاں ضلع گجرات میں ۸ نومبر ۱۹۱۴ء کو احمدیہ جلسہ ہوگا۔

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

بعض اصطلاحات متعلقہ آلات حربیہ اور انکی تشریح

ہم ذیل میں اپنے ناظرین کی دلچسپی کیلئے بعض اصطلاحوں کی تشریح اور بعض آلات حربیہ کی تفصیل جو موجودہ جنگ میں مستعمل ہیں۔ دیتے ہیں۔

فیلڈ گن۔ موجودہ جنگ کے میدان کارزار میں جو توپ تمام افواج میں استعمال کی جاتی ہیں اُسے فیلڈ گن کہتے ہیں۔ اس کی تقریباً ۱۳۔ انچ نالی چوڑی ہے۔ جس میں ۱۳۔ انچ قطر کا گولہ پڑتا ہے، اس کی نالی کی ایسی بناوٹ ہے کہ وہ آگے پیچھے نہیں ہوتی اور اُسکو چلانے کے لئے ہر دفعہ بھرنے کی حاجت نہیں اسے قابو رکھنے کو لئے ایک ہنڈولے پر رکھا جاتا ہے۔ اسپر پلٹا دینے سے یہ پھر سکتی ہے۔ اور اس کے پلٹنے کی طاقت کو ایک بریک (تھاپی) سے روکا جاتا ہے۔ گاڑی کے پہیوں پر مضبوط بریکیں لگی ہوئی ہوتی ہیں جو اُسے آگے پیچھے نہیں ہونے دیتیں۔ اور توپ کے ٹریل پر ایک کدال لگا ہوا ہوتا ہے جو زمین میں دبا ہوا ہوتا ہے وہ اُسے اسی جگہ تھامے رکھتا ہے۔ گولہ انداز توپ کو چلاتے وقت ایک لوہے کی ڈھال سے محفوظ ہوتا ہے جس پر شریپنل کی گولیاں یا بندوق کی گولی کارگر نہیں ہوتی ؛

برٹش فیلڈ گن میں جو گولہ پڑتا ہے وہ ساڑھے آٹھ پونڈ (۴¼ سیر پختہ) وزن کا ہوتا ہے جو فرانس اور جرمن اتواپ میں استعمال کیا جاتا ہے اس کا وزن پندرہ پونڈ (۷½ سیر پختہ) ہے فیلڈ گن میں دو قسم کے گولے ہوتے ہیں۔ ایک شل اور دوسرا شریپنل ؛

شل۔ (بم کا گولہ) اس میں لوہے کے خول ہوتے ہیں۔ جن میں پھٹنے والا مادہ بھرا ہوا ہوتا ہے۔ عموماً وہ لڈائٹ ہوتا ہے جس سے پکرک ایسڈ تیار ہوتا ہے ؛

(پکرک ایسڈ ایک تیز تیزاب۔ رنگ میں زرد اور ذائقہ میں بہت تلخ ہوتا ہے یہ پھٹنے والے مادہ سے مرکب ہوتا ہے)

فار بتی لگانے کے ایک سیکنڈ یا اس سے کم عرصہ کے بعد ہوتا ہے، یا گن تیلاڈ کی طرح جب اسپر کچھ مارا جائے ؛

شریپنل۔ اپنے موجد برٹش جرنل شریپنل کے نام پر بولا جاتا ہے۔ اسمیں بہت سے خول ہوتے ہیں جسمیں بہت سی گولیاں بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ برٹش توپخانہ میں انکی تعداد ۲۶۳ ہوتی ہے اور جرمن فرنچ میں ۳۰۰ تک ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی دھکیلنے والی شے کے نیچے ایک پھٹنے والی چیز بھی رکھی جاتی ہے جب توپ سے دھکیلنے والی شے پر زد پڑتا ہے تو اس سے گولیاں ان خولوں کو پھاڑ کر باہر نکل جاتی ہیں ؛

آدمیوں کو ہلاک کرنے کے لئے شریپنل اچھے ہیں لیکن عمارات اور قلعہ جات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے وہاں شل (بم کے گولے) مہلک ہیں

ہوٹزر۔ میدان کارزار میں حملہ آور ہونے عمارات اور قلعوں کو تباہ کرنے اور جو فوجیں کھائیوں میں ہوں۔ اُنکی مار کیلئے بعض فوجیں ہوٹزر استعمال کرتی ہیں۔ ہوٹزر ایک چھوٹی اور وزنی توپ ہوتی ہے جن سے گولے اُوپر ہوا کی طرف چلتے ہیں برٹش سپاہ میں ہر ایک دستہ کے پاس ۵۴ اتواپ اور اٹھارہ ہوٹزر ہیں انکی نالی ۵ ء ۴ انچ چوڑی ہوتی ہے اور اس میں ۵ ء ۴ انچ قطر اور ۳۵ پونڈ (۱۷½ سیر پختہ) وزن کا گولہ پڑتا ہے جسکی مار ۷۰۰۰ گز (تقریباً ۴½ میل) ہے۔ اسکی مار برٹش فیلڈ گن سے ۱۰۰۰ گز (آدھ میل) سے زیادہ ہے۔ فرانسیسی آرٹلری فیلڈ میں اس توپ کو استعمال نہیں کرتے۔ لیکن جرمنز کے پاس پانچ چوڑائی والی نالی بھاری ہوٹزر ہے اس میں ۹۰ پونڈ وزن کا گولہ پڑتا ہے۔ اور ایک ہلکی ہوٹزر ہے جس کی نالی ۲ ء ۴ انچ چوڑی ہے۔ جرمن کے ہر ایک فوجی دستہ کے پاس ۱۸ ہوٹزر ہلکی اور ۱۸ بھاری اور ۱۲۶ فیلڈ گنز ہیں ؛

فرانسیسی سپاہ کے سوا بھاری توپخانہ کو تمام میدان جنگ میں لاتے ہیں۔ برٹش سپاہ کے پاس چار قابل تعریف ۶۰ پونڈر گنز ہیں انکی مار ۹۵۰۰ گز (قریباً ۵½ میل) ہے اور یہ عمارات قلعہ جات کے مسمار کرنے کے لئے کارآمد ہیں ؛

توپخانہ محاصرہ۔ جو اس سے بھی زیادہ بھاری ہوتا، ضرورت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ آلات محاصرہ اتنے بھاری اور وزنی ہوتے ہیں کہ سپاہ ان کو ساتھ لیکر پیشقدمی نہیں کر سکتی۔ پھر بھی یہ توپخانہ ضرورت کے وقت استعمال میں لایا جاتا ہے جو ہوٹزر اتواپ محاصرہ کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ ذیل میں درج ہیں :-

	چوڑائی نالی توپ	وزن نالی	گاڑی اور سازوسامان کا وزن
برٹش	۳ء۳۹ انچ	½ ٹنز	۲۰ ٹنز
جرمنی	۲ء۱۱ ″	۶ ″	۲۸ ″
فرانس	۲ء۱۰ ″	۵¾ ″	۲۲ ″
روس	۱۲ ″	۶ ″	۲۸ ″

مشین گنز۔ انمیں بندوق کے کارتوس کلوں کے ذریعہ بڑی تیزی سے چلتے ہیں یہ بہت سبک۔ سخت مہلک اور نہایت ہی اچھے نشانہ والی توپیں ہیں ؛

بطور آزمائش ۲۴ برٹش گولہ ایک مشین گن سے ایک ہی سنٹ میں اسی نشانہ پر لگے۔ مشین گن نے ۲۲۸ فائر کئے اور ۹۹ نشانہ لگے مگر ۲۴ بچیوں نے ۴۰۸ فائروں میں ۴۲ نشانے لگائے۔ برٹش اور جرمن گن کا نام میکسیم ہے۔ فرنچ گن کو ہوچکس اور آسٹرین گن کو شورزلوس بولتے ہیں۔ تمام حالتوں میں مشین گن پیادہ فوج کے ساتھ ہوتی ہے۔ برٹش فرنچ سپاہ اور جرمن فوج میں فی ہزار کس کی پلٹن میں اتواپ کی نسبت ایک دو کی ہوتی ہے۔ برٹش مشین گن کے چلانے میں سکہ استعمال ہوتا ہے۔

آرمی کورپس۔ یہ اصطلاح ہمیشہ جنگی تار میں استعمال ہوتی ہے۔ مختلف افواج میں مختلف تعداد پر بولی جاتی ہے یہ ہمیشہ ایک ہی فوج کے دستہ کے لئے مخصوص نہیں۔ آسٹرین اور برٹش آرمی کورپس میں ۵۳ ہزار کس۔ روس فرانس جرمن آرمی کورپس میں ۴۰ ہزار سے ۵۵ ہزار تک ہوتے ہیں ؛

پیادہ فوج کا ڈویژن۔ اس میں ۱۴ ہزار سے ۱۸ ہزار تک سپاہی ہوتے ہیں

رسالہ (کوبلری) ڈویژن۔ ۳ ہزار سے ۴ ہزار تک ہوتے ہیں

بریگیڈ پیادہ۔ ۳ ہزار سے چار ہزار تک

کویلری بریگیڈ۔ ہزار سے ۲ ہزار تک ہوتے ہیں

پیادہ پلٹن میں ہزار سپاہی ہوتے ہیں۔ ہر ایک پلٹن میں ۴ کمپنیاں ہوتی ہیں ہر ایک کمپنی میں ۲۵۰ سپاہی ہوتے ہیں ؛

توپخانہ میں ۴ سے ۶ تک توپیں اور تقریباً ۲۰۰ سپاہی ہوتے ہیں۔ اس میں رسالہ کے ۱۵۰ سے ۱۶۰ افراد تک ہوتے ہیں

آرمی (سپاہ)۔ اس میں دو یا دو سے زیادہ آرمی کورپس ہوتے ہیں۔ مثال کے طور جرمن کے شہزادہ ولیعہد کی فوج میں چار جرمنی آرمی کورپس ہیں۔ جسمیں قریباً دو لاکھ بیس ہزار سپاہی ہیں ؛

چند ضروری باتیں

جاڑے کا موسم

اب خاصہ جاڑا پڑتا ہے - یہاں جو ضعیف و غربا رہتے ہیں یا مسکین طلبۃ العلم ہیں - ان کے پہننے کے لیئے ذی استطاعت احباب اگر اپنے یا اپنے بچوں کے پرانے کپڑے یہاں بھیجدیں - تو اجر جزیل کے مستحق ہوں گے - ایسے ہی لحافوں کی ضرورت ہے - روئی یا پرانے لحاف بھی بھیجکر بہت ساثواب کمانے کا موقعہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح صدقات و زکوٰۃ کا روپیہ یا مال کسی جگہ بند رکھنا پسند نہیں فرماتے ان کو سیدنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طرز محبوب ہے کہ مسجد سے نہ اٹھتے کہ ایسا مال خرچ ہو جاتا لیں یہ موقعہ ہے ہمارے دوستوں کے لیئے - مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں -

تحصیل شکر گڑھ کا ایک شورش پسند مولوی

گورداسپور کے ضلع میں ہمارے واعظ مولوی عبدالرحمن صاحب دورہ کر رہے ہیں - وہ جہاں جاتے ہیں نہایت امن پسندی - ملاطفت کے ساتھ خدا کا پیغام لوگوں کو سناتے ہیں - اور جیسا کہ خلیفہ وقت کا حکم ہے - وہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت کی نصیحت بھی کرتے ہیں - اور موجودہ جنگ کی حالت میں خصوصیت سے ایک امن پسند شہری بننے کا وعظ کہتے ہیں - مگر افسوس ہے کہ ایک مولوی جس کا نام ظاہر کرنا ابھی ہم پسند نہیں کرتے - گکڑوں میں ہمارے واعظ کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا ہے - اور اس تہیہ میں ہے کہ امن میں خلل ہو - امید ہے کہ ملاں موصوف اپنے طرز عمل کو بدل دیں گے - کہ یہ ان کے لیئے بہت بہتری کا موجب ہے - ان کو خوش ہونا چاہیئے - کہ حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین کی شریعت کی پابندی اور اللہ کے احکام کی پیروی اور دنیا میں نیکی وامن کا بیج بونے کے لیئے اس زمانہ میں بھی اللہ کے بندے وعظ کہنے والے موجود ہیں -

غربا کو تشویش سے بچانے کی بہترین خدمت

حضرت خلیفہ ثانی نے اشتہار میں تحریر فرمایا تھا کہ اسوقت گورنمنٹ کی مدد کرنی چاہیئے جس کے لیئے ایک یہ طریق بھی ہے کہ اندرون ملک میں ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے کسی قسم کی تشویش پھیلے - اور حکام کی توجہ جو جنگ کی طرف ہے امن میں خلل ہو - بلکہ جہاں تک ہو سکے گورنمنٹ کے لیئے مفید و معاون ثابت ہوں حکیم محمد حسین صاحب قریشی فنانشل سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور نے ایک ٹریکٹ شایع کیا ہے جس میں غربا کو تشویش سے بچانے کے لیئے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہے - کہ نوٹوں کے تبادلہ میں روپیہ مہیا کر دیں - زبانی جمع خرچ کی بجائے کسی اس قسم کی خدمت کو اپنے ذمہ لے لینا جس سے بے چینی کا قلع وقمع ہو بہت مفید ہے قریشی صاحب نے خوب لکھا ہے کہ بازاروں میں کہ ساہوکار اور صراف نہایت فراخدلی سے بلا کسی کاٹ کسور کے غربا کو نوٹوں کا روپیہ دینے میں قطعاً پہلوتہی نہ کریں -

محلہ حویلی کابلی مل میں قریشی صاحب کی معرفت میاں پیر محمد و محمد امین صاحبان سوداگران چرم کے احاطہ میں دس پانچ کے نوٹ تڑوا لے جا سکتے ہیں - جزاہم اللہ احسن الجزاء

ایک غیر احمدی کا اظہار خلوص

برادر اکبر علی خاں احمدی نے ایک نظم فارسی چھپوا کر جو ایک غیر احمدی کی لکھی ہوئی ہے ، حضرت مصلح موعود کے حضور میں ڈیڈیکیٹ کی ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں -

قادیاں طور وکلیمش میرزا است	جلوۂ نور تجلی دیدہ ام
در حضور آل مرزا فخر غیر	ناز جبر بر ذات جیلی دیدہ ام
اے فضل عمر ہاں پیلے	بر تو فضل حق تعالے دیدہ ام
از تو مے خواہم ہمانا مرنزا	خویشتن را بر تو شیدا دیدہ ام

مگر باوجود اس اخلاص و محبت کے اپنا مسلک یہ کرتے ہیں

خویشتن را از ہمہ با ایں ہمہ	بے ہمہ و با ہمہ را دیدہ ام
عشق را با مذہب و ملت چہ کار	عشق از ہر شے مبرا دیدہ ام

ہم انشاء اللہ ناظم موصوف کی خدمت میں کبھی نظم ہی میں عرض کرینگے کہ مذہب عین عشق ہے - اور انتہائے عشق کا نام ہی تو بیعت ہے جس کے بغیر کوئی عاشق صادق اپنے مقصد وصل میں مظفر نہیں ہو سکتا -

قربانی کی کھالیں

عید فنڈ ایک نہایت عمدہ تجویز تھی - مگر اکثر انجمنیں عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرنے میں بے اعتنائی سے کام لیتی ہیں حالانکہ اکثر لوگ اس موقعہ پر کئی کئی روپیے خرچ کر دیتے ہیں جہاں اپنی اولاد اور اپنے نفس پر اتنا خرچ ہے وہاں ایک روپیہ دین کے لیئے کوئی بڑی بات نہیں - علاوہ اس کے عید بقرعید اب قریب ہے - ہر اہل بیعت پر سال میں ایک قربانی ہے اس سنت کو احمدی جماعت ادا نہ کرے گی تو اور کون کرے گا - کھالوں کی قیمت امام کے حضور میں پیش کرنی چاہیئے - کہ وہ بمد صدقہ ان کو اپنے منشاء کے مطابق خرچ کرے - مقامی ضروریات کا خیال بھی بے شک ضروری ہے - مگر صدقات کا امام کے پاس جمع ہونا سنت سلف صالحین ہے -

الفضل کی توسیع اشاعت

احباب کرام بہت کم الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہیں - حالانکہ ان کے مقاصد و مطالب کی اشاعت سلسلہ کے اسی واحد آرگن کے ذریعہ ہو سکتی ہے - جسقدر بھی الفضل کے ناظرین کا حلقہ وسیع ہو گا - اسی قدر اخبار وقت پر اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین کے ساتھ شایع ہو سکیگا - بعض احباب کے نام سے الفضل صرف اس لیئے بند ہے کہ وقت پر انہوں نے چندہ نہیں بھیجا - اور پچھلا چندہ ختم ہو گیا مینیجر الفضل اپنے اصول کی پابندی کے لحاظ سے مجبور ہے اور ادھر خریدار کو چندہ بھیجنے میں تساہل ہے - مگر مومن تو سست نہیں ہوتا امید ہے کہ ایسے احباب پھر الفضل جاری کرالیں گے - صرف تحریک کی ضرورت ہے - یہ ہم پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ جو سال کی قیمت یکمشت نہ دے سکے وہ ششماہی دے - ششماہی نہ دے سکے تو سہ ماہی - سہ ماہی نہ دے سکے تو ماہوار آٹھ آنے -

تصحیح کا انتظام

ہیں ابھی تک اس کوشش میں ہوں - کہ الفضل بلحاظ آیات و عبارات صحیح چھپے - ناظرین بہت فرق دیکھتے ہوں گے - مگر ابھی کوئی نہ کوئی غلطی رہ ہی جاتی ہے - فقد لبثت فیکم عمراً کی بجائے ولقد لبثت چھپ گیا - ومن یبتغ کی بجائے ومن ینبع شایع ہوا اسی طرح خطبہ جمعہ مندرجہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء میں امام حنیف سے مراد امام ابوحنیفہؒ ہے - اور یہ جو لکھا ہے کہ دو سو برس بعد ہوئے یہ دراصل سو برس ہے ۱۵۰ھ میں وہ فوت ہو چکے تھے بایں ہمہ ایسی فروگذاشتیں ناظرین خود درست کر سکتے ہیں - اصل میں الفضل اکثر رات کو لکھا جاتا ہے - اور بہت قلیل وقت میں چھاپا جاتا ہے اس لیئے غلطیاں ہوجاتی ہیں -

چند ٹریکٹ

(۱) حضرت صاحبزادہ صاحب کے مصلح موعود ہونے کی الہامی گواہیاں - نشان فضل ایک آنہ پر منگوا کر دیکھیے (۲) اصل پیشگوئی کے لیئے سبز اشتہار معہ چار اشتہار متعلقہ بھی ایک آنہ پر ملیگا (۳) میرے عقائد کے جواب میں احمدی عقائد آدھ آنہ میں خرید یئے (۴) نور خلافت میں آیت استخلاف کی تشریح

دعوت الی الخیر

ہیروگیٹ اور فیسلہم لائبریری میں چودھری صاحب کے لیکچر

چودہری صاحب کے خط کے ساتھ ایک دہریہ کا خط بھی دیا جاتا ہے، جو برائے تحقیق بوقت فرصت چودہری صاحب کے پاس آئیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں خیریت سے ہوں۔ اور حضور کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ دو ہفتہ سے حضور کی طرف سے کوئی خط نہیں ملا۔ اور اخبار الفضل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے اللہ تعالیٰ حضور کو صحت تام عطا فرمائے۔ میری آنکھیں اب اچھی ہیں اور کام کر سکتا ہوں۔

ہیروگیٹ (Harrogate) ایک جگہ کا نام ہے وہاں کے لوگوں نے ۱۴ اور ۱۵ - نومبر کو دو لیکچروں کے لئے بلوایا ہے۔ پہلا لیکچر قرآن شریف کی طرز عبادت پر ہوگا کیونکہ ان لوگوں کو قرآن شریف کے سمجھنے میں بہت مشکل پڑتی ہے سو میں نے اس پر لیکچر دینا ضروری خیال کیا ہے۔ دوسرا لیکچر اسلام کے متعلق ہوگا۔

بعض لائبریریوں سے لیکچروں کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے، عرب صاحب کے خط کو پڑھ کر بہت حیرت ہوئی

یکم اکتوبر کو انشاء اللہ تعالیٰ فیسلہم لائبریری میں "اسلام کی ابتدائی لڑائیاں" پر لیکچر ہوگا۔ لارڈ ہیڈلے اور بعض مسلمان دوستوں نے وہاں آنے کا وعدہ کیا ہے والسلام حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

فتح محمد

پیارے مسٹر سیال

آپکا خط موصول ہوا۔ اگر آپ کی چٹھی کا انتظار نہ ہوتا میں آپکی کتابیں پہلے ہی بھیج دیتا۔ لیکن مجھے آپ کا ایڈریس معلوم نہ تھا۔ ابھی ڈاک میں آپکی کتابیں بہت شکریہ کے ساتھ ارسال کی جاتی ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپکے ساتھ زبانی بات چیت کروں لیکن افسوس! مجھے فرصت بہت کم ہے اور میں آپکے پاس نہیں آ سکتا۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کتابوں کے مطالعہ نے میری رائے کو تبدیل کر دیا بلکہ میں یہ کہونگا کہ ان سے میری رائے کو تقویت پہنچی ہے۔ مذہب صرف یقین ہی یقین ہے۔ علیم ہستی کا کوئی ثبوت نہیں۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں ہمیں ان باتوں پر ناراض نہیں ہونا چاہئیے بلکہ خوش کن امر ہے کہ اگر فرصت ملی تو میں عنقریب آپکے پاس آؤنگا اور اس مسئلہ پر بحث کرونگا۔

بالآخر۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔

آپکا صادق

وائی گرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قادیان کا مستقبل بزبان مبارک حضرت مسیح موعود

بحضرت اقدس جناب خلیفۃ المسیح و المہدی ثانی ادام اللہ حفظہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ مجھ کو یاد ہے بلکہ میرے پاس ایک یادداشت میں لکھا ہوا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اخبار الفضل میں یہ تذکرہ شائع فرمایا جاوے۔ جیسا حضور مناسب خیال فرماویں۔

فروری ۱۸۹۸ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ میں حضرت اقدس علیہ السلام معہ چند احباب کے جن میں حاجی عبدالرحمان اللہ رکھا ساکن مدراس (جو بوڑھے تھے) بھی ہمراہ تھے۔ سیر کے واسطے بجانب شمال گورداسپور کی سڑک پر تشریف فرما ہوئے۔ کمترین بھی ہمراہ تھا آپنے فرمایا کہ یہ قصبہ قادیان خدا تعالےٰ نے بہت اچھے موقعہ پر آباد کیا ہے اور اپنے مسیح کے واسطے یہ جگہ اس واسطے انتخاب کی ہے کہ آدمیوں کی کثرت سے یہاں کی آبادی بہت بڑھنے والی ہے دور دور تک میدان چلا گیا ہے چنانچہ گورو گوبند پور تک یکساں زمین آٹھ میل تک اور چاروں طرف اسی طرح چلا گیا ہے۔ یقین ہے کہ کسی وقت یہ بستی گورو گوبند پور سے مل جائیگی یعنی اسقدر کثرت آبادی کی ہوگی کہ قادیان او رگورو گوبندپور

ایکسہو جادیجئے۔

کمترین نے اپنے لفظوں میں بیان کیا گیا ہے حضرت صاحب کا کلام محفوظ نہیں رہا مگر مطلب یہی تھا۔ واللہ علی مانقول شہید

خاکسار محمد رحیم الدین احمدی از کوہ جکروتہ

ضروری گذارش

عید اضحیٰ کا مبارک موقعہ عنقریب آنیوالا ہے جبکہ ذی ثروت لوگ علاوہ قربانی دینے کے عید فنڈ کا روپیہ بھی یہاں بھجوایا کرتے ہیں۔ قادیان میں مدرسہ احمدیہ۔ ہائی اسکول۔ درزیخانہ اور مستری خانہ میں اکثر مساکین ہیں جنکو وظائف دئے جاتے ہیں علاوہ اس کے بعض مساکین طلباء کو بیرونی کالجوں میں بھی امداد دیجاتی ہے۔ انہیں سے اکثر طلباء خدا کے فضل سے تعلیم سے فارغ ہوکر برسر روزگار ہو جاتے ہیں پس بجائے اسکے کہ قربانی کی کھالوں کا روپیہ احمدی احباب اپنے اپنے شہروں میں علیحدہ علیحدہ صرف کریں یہ بہتر ہے کہ ایکجگہ آدے اور مجموعی طور پر عمدہ کاموں میں صرف ہو جو صدقہ جاریہ کا کام دے جاتا ہے۔ بعض ذی استطاعت لوگ کھالوں کو لاپرواہی سے خلاف شریعت خرچ کر دیتے ہیں مثلاً ملانوں یا قصابوں کو دیدیتے ہیں۔ پس میں قبل از وقت تمام سکرٹریوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ پہلے سے ہی کھالوں اور عید فنڈ کا روپیہ جمع کرنے کا انتظام کرالیں تا وقت پر سہولیت سے روپیہ جمع کیا جاوے۔ اور بے محل صرف نہ ہو جاوے۔ والسلام

۲۲ - اکتوبر ۱۴ء ٭ خاکسار شیر علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

فہرست نومبائعین

چوہدری مولا داد صاحب موضع رتی ضلع گوجرانوالہ

اہلیہ صاحبہ میاں شیر احمد صاحب - بنگہ - نواں شہر - جالندہر

شیخ عبداللطیف صاحب - بلاسپور سی پی - بنگال ناگپور ریلوے

خانصاحب تصدق حسین خانصاحب " " " " "

میاں نظام الدین صاحب - ملسیان

" شرف الدین صاحب - "

میاں محمد حسین صاحب - گوجرہ - لائل پور

اہلیہ ظفر اللہ خانصاحب چک ۱۲ - لائلپور

چوہدری ولایت خاں صاحب - راجپوت - راہوں (جالندہر)

میاں غلام محمد صاحب معروف مستری حاجی موسیٰ صاحب - لاہور